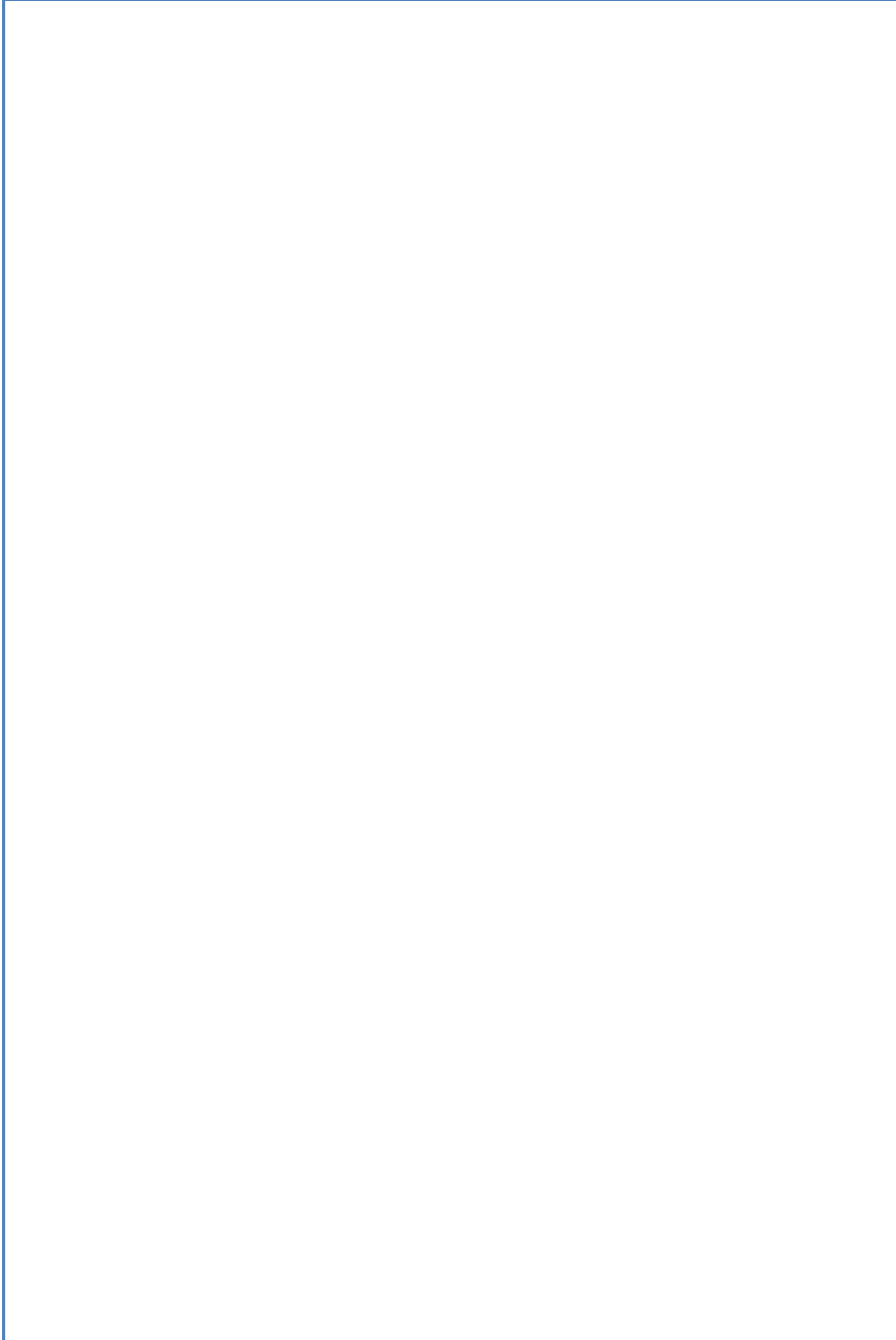
برصغیر میں شیعہ علماء کی ادبی خدمات

تحقیق و نگارش

میراث علمی مکتب اہل بیت علیہم السلام



برصغیر میں شیعہ علماء
کی ادبی خدمات

تحقیق و نگارش

میراث علمی مکتب اہل بیت علیہم السلام

عنوان تحقیق.........برصغیر میں شیعہ علماء کی ادبی خدمات

موضوع تحقیق..............................ادبیات (علم صرف، نحو، معانی بیان، لغت)

سطح تحقیق...بنیادی و علمی

تحقیق واشاعت...........................میراث علمی مکتب اہل بیت ع

سال تحقیق...۲۰۲۰

ہدیہ...۳۰۰


بسم الله الرحمن الرحیم

انتساب

اس علمی اور ادبی خدمت کو بارہ گاہ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے ہیں جن کی ذات نبی اکرم حضرت محمد مصطفیٰ کے علوم کا باب قرار پائی ہے ان کے خطبات اور خطوط اور کلام فصاحت و بلاغت کے ماہرین کیلئے قرآن کے بعد بلند مقام پر فائز ہیں۔

فہرست مطالب

مقدمہ تحقیق

برصغیر پاک و ہند میں قدیم ایام سے شیعیان اہل بیت ع نے اپنی علمی و ثقافتی خدمات پر توجہ رکھی اور اس میں بھرپور کردار ادا کیا ہے ان امور کی تفصیل مختلف موضوعات کی مستقل فہرستوں اور کتب تاریخ کی متقاضی ہے۔

سر دست برصغیر میں شیعہ علماء کی ادبی خدمات کے حوالے سے ایک اجمالی فہرست پیش ہے جس میں شیعہ علماء کی اس موضوع کی خدمات کا جائزہ لیا جائے گا۔ یہ ایک وسیع و عریض موضوع ہے جس کیلئے برصغیر کے طویل و عریض خطے میں پھیلے ہوئے شیعہ علماء کی طول تاریخ میں خدمات کیلئے جامع پروگرام اور کثیر تعداد میں محققین کی شرکت لازمی ہے اور ہر علاقے میں ان علماء اعلام کی ادبی خدمات کو علیحدہ طور پر قلمبند کر کے ان کی تحلیل کی جانے کی ضرورت ہے لیکن چونکہ اس حوالے سے زیادہ کام نہیں ہوا اور گروہ محققین سے جدید ذرائع سے روابط ممکن ہوئے ہیں اس لیے ان کی معلومات کو اجمالی ترتیب دیکر مزید اضافہ کیلئے پیش جاتا ہے تاکہ اس حوالے سے جامع تر تحقیقات کیلئے راہ ہموار ہو اور محققین و علماء اس میں اپنی یاد داشتیں اور کتب و رسائل کو پیش فرمائیں۔

ان ادبی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے ابھی ایک اجمالی فہرست ہی پیش ہو سکی ہے تاکہ ان میں سے ہر ایک باب پر علیحدہ تحقیقات کا آغاز ہو امید ہے یہ ادنی خدمات بارگاہ ربوبیت میں مقبول واقع ہو گی اور مکتب اہل بیت علیہم السلام کے امتیازات کو سمجھنے میں مددگار ہو گی۔

زبان دانی کے لیے ضروری علوم

زبان دانی (Language) کیلیئے کونسی مہارتیں شرط ہیں؟

سو جاننا چاہیے کہ کسی بھی زبان پہ مہارت حاصل کرنے کیلیئے چار قسم کے علوم اور مہارتوں کا ہونا لازمی ہے:

۱۔ علم نحو (Grammar) ، جس میں کلمات کو جملوں میں مناسب مقام پہ رکھنے اور اس کے اعراب کے بارے جانتے ہیں۔

۲۔ علم صرف، جس میں اشتقاق کے متعلق جانتے ہیں کہ چند کلمات اور حروف تہجی کے مجموعے سے زیادہ الفاظ کیسے بنانے ہیں؟

۳۔ علم لغت (Dictionary) ، اس میں مفرادات اور کلمات کے معانی لکھے جاتے ہیں۔

۴۔ علم بلاغت، اس میں تین علوم کی مدد سے بننے والے با معنیٰ کلام کے حسن کو نکھارا جاتا ہے۔

ان تمام علوم کے ذریعے چار مہارتیں (Four Skills) کسی بھی زبان دان کو حاصل ہونا لازم ہیں.

۱۔ سننے کی مہارت، .Listenang skill

۲۔ بولنے کی مہارت، .. Speaking skill

۳۔ پڑھنے کی مہارت، Reading skill

۴. لکھنے کی مہارت، ...Writing skill

جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو سب سے پہلے سنتا ہے پھر بولتا ہے پھر سکول پڑھنے جاتا ہے تو لکھنے لگتا ہے یہ مہارتیں زبان سیکھنے والے کو بالترتیب حاصل کرنی ہوتی ہیں جب وہ کسی ایسی زبان کو سیکھنے لگے جو وہ نہیں جانتا۔

تو علم نحو جملات میں کلمات کے آخری اعراب کے بارے بحث کرتا ہے اس کا موضوع اور محور گفتگو کلمہ و کلام ہے اگرچہ منطق و فلسفہ میں موضوع کی تعریف اس چیز کے ذریعے کی جاتی ہے جس کے عوارض ذاتیہ کے بارے اس علم میں بحث ہوتی ہے لیکن ادبیات کی خوبصورت وادی میں موضوع کو محور کلام قرار دینا کافی ہے۔

ہاں علم نحو کی غرض و غایت صیانۃ اللسان عن خطاء لفظی، یعنی زبان کو بولتے ہوئے لفظی غلطی سے بچانا، ہر علم میں اس کی بحثیں موضوع کے گرد رہتی ہیں کسی دوسرے علم کی بحثیں بعض اوقات استطراداً ذکر ہوتی ہیں۔ لیکن یہ بہت کم اور شدید ضرورت کے وقت ہوتا ہے۔

تاریخ علم نحو اور قوم شیعہ کا افتخار[1]

جس طرح آل نبیﷺ کی پیروی کرنے والے اور انکی تعلیمات کو حرزِ جان بنانے والوں نے تمام علوم اسلامیہ میں اپنے نرالے ابتکارات اور اچھوتے اجتہادات پیش کیئے ہیں اور مختلف فنون کے اساتذہ کے طور پر اپنے کو منوایا ہے اسی طرح علم نحو میں بھی قوم شیعہ اپنے نامور علماء پر جتنا فخر کرے کم ہے؛

اس کی وجہ یہ ہے کہ معصومین علیہم السلام نے خود اپنے ماننے والوں کو علم کی ترغیب دی اور یہ ایک ایسا علم ہے جس کے اصولوں اور قوانین کے واضع اول امام علی امیر المومنینؑ ہیں آپ کے علم نحو کے واضع ہونے پر تمام راویوں اور دانشمندوں کا اتفاق ہے آپ نے علم نحو اپنے لائق شاگرد ابوالاسود دوئلی (ظالم بن عمرو، نام والدین کی عطاہے) کو تعلیم دیا۔ ابوالاسود جلیل القدر تابعی تھے انہوں نے امام کے فرامین اور اشارات سے بہت فروع نکالیں۔

ابن ندیم فہرست میں کہتا ہے:

قال محمد بن إسحاق زعم أكثر العلماء أن النحو أخذ عن أبي الأسود الدؤلي وان أبا الأسود أخذ ذلك عن أمير المؤمنين علي بن أبي طالب عليه السلام--- انما سمي النحو نحوا لأن أبا الأسود الدؤلي قال لعلي عليه السلام وقد ألقى عليه شيئا من أصول النحو قال أبو الأسود واستأذنته أن أصنع نحو ما صنع فسمى ذلك نحوا ؛

---

[1] -یہ ادبیات میں سے ایک علم نحو میں تشیع کے امتیازات کا ایک اجمالی مطالعہ ہے اس طرح دوسرے موضوعات میں بھی ان کے امتیازات تاسیس الشیعہ مولفہ سید حسن صدر وغیرہ کتب میں دیکھے جاسکتے ہیں جس کا اردو ترجمہ سید رضی جعفر آف کراچی نے پیش کیا۔

ابو جعفر ابن رستم طبری نے کہا: اکثر علماء کا خیال ہے کہ علم نحو ابو الاسود دوئلی سے لیا گیا اور اس نے یہ علم امام علیؑ سے سیکھا...اور علم نحو کو نحو اس وجہ سے کہا گیا کہ ابو الاسود نے امام علیؑ سے جب علم نحو کے اصول سیکھے تو عرض کی: کیا آپ مجھے اس روش پر مزید کام کرنے کی اجازت مرحمت فرماتے ہیں؟ آپ نے اسکو اجازت دی اسی سے اس علم کا نام نحو ہو گیا[2]۔

ابن ابی الحدید معتزلی اپنی شرح نہج البلاغہ کی ابتداء میں لکھتا ہے:

ما أقول في رجل أقر له أعداؤه و خصومه بالفضل و لم يمكنهم جحد مناقبه، و لا كتمان فضائله فقد علمت أنه استولى بنو أمية على سلطان الإسلام في شرق الأرض و غربها و اجتهدوا بكل حيلة في إطفاء نوره و التحريض عليه و وضع المعايب و المثالب له و لعنوه على جميع المنابر و توعدوا مادحيه بل حبسوهم و قتلوهم و منعوا من رواية حديث يتضمن له فضيلة أو يرفع له ذكرا حتى حظروا أن يسمى أحد باسمه فما زاده ذلك إلا رفعة و سموا و كان كالمسك كلما ستر انتشر عرفه و كلما كتم تضوع نشره و كالشمس لا تستر بالراح و كضوء النهار أن حجبت عنه عين واحدة أدركته عيون كثيرة ... و ما أقول في رجل تعزى إليه كل فضيلة و تنتهي إليه كل فرقة و تتجاذبه كل طائفة فهو رئيس الفضائل و ينبوعها--- و من العلوم علم النحو و العربية و قد علم الناس كافة أنه هو الذي ابتدعه و أنشأه و أملى على أبي الأسود الدؤلي جوامعه و أصوله من جملتها الكلام كله ثلاثة أشياء اسم و فعل و حرف و من جملتها تقسيم الكلمة إلى معرفة و نكرة و تقسيم

---

[2]۔ابن ندیم فہرست، مقالہ دوم ص۵۹،ط دار المعرفۃ، بیروت،۱۹۷۸،اسی مقالے میں مشہور نحویوں کے مختصر حالات بھی ذکر ہیں۔

وجوه الإعراب إلى الرفع و النصب و الجر و الجزم و هذا يكاد يلحق بالمعجزات لأن القوة البشرية لا تفي بهذا الحصر و لا تنهض بهذا الاستنباط[۳]؛

ترجمہ: میں اس شخص کے متعلق کیا کہوں جس کے دشمن اس کی فضیلت کے معترف ہیں اور انہیں بھی اسکے مناقب کا انکار کرنا اور چھپانا ممکن نہیں ہے، تجھے معلوم ہے کہ بنوامیہ اسلامی مملکت کے شرق و غرب پہ مسلط تھے اور ہر حیلے سے انہوں نے کوشش کی کہ اسکے نور کو بجھادیا جائے اور اس کے عیوب کو تلاش کیا جائے اور منبروں پہ اس پہ سب و شتم کیا اور اس کے مدح کرنے والوں کو شکنجے دیے انہیں قید کیا، قتل کیا اور اس کے فضائل کی روایتوں کو بیان کرنے سے روکا حتی اس کے نام پر کسی کا نام رکھنا بھی ممنوع تھا؛

لیکن ان سب کوششوں کے باوجود ان کا نام بلند رہا اور مسک و عنبر کی مانند ٹھہرا جتنا اس کو چھپاتے ہیں اتنا اسکی خوشبو و مہک پھیل جاتی ہے، وہ آفتاب کی مانند ہے جسے ہاتھ کی ہتھیلی سے چھپایا نہیں جاسکتا اور دن کی روشنی کی مانند ہے اگر ایک چشم پوشی کرے تو ہزاروں آنکھیں اس کی گواہی دیں۔۔۔ میں اس شخص کے بارے کیا کہوں جس کی طرف ہر فضیلت منسوب ہے اور ہر گروہ اس کی طرف منتہی ہوتا ہے پس وہ ہر فضیلت کا رئیس اور سرچشمہ ہے۔۔۔؛

اور علوم و فنون میں سے ایک علم نحو و عربیت ہے، سب لوگ جانتے ہیں کہ انہوں نے اس کو ایجاد کیا اور انشاء کیا اور اپنے شاگرد ابو اسود کو اس علم کے جامع اصول تعلیم دیئے جن میں سے یہ ہے: کلام کی تین قسمیں ہیں؛ اسم فعل اور حرف اور پھر کلمہ کی معرفہ و نکرہ میں تقسیم کی اور اعراب کی چار وجہیں بیان کیں: رفع نصب جر اور جزم۔ یہ آپکے معجزات میں سے ہے

---

[۳]۔ ابن ابی الحدید معتزلی اپنی شرح نہج البلاغہ، ج۱مقدمہ، **القول فی نسب أمير المؤمنين علی ع و ذكر لمع يسيرة من فضائله**۔

کیونکہ ایک عادی انسان اس قسم کے ابتکارات اور حصر پیش نہیں کرسکتا اور نہ ہی ایسا خوبصورت استنباط کرسکتا ہے ۔

دیگر شیعہ ماہرین نحو

درج ذیل ہیں :

۱۔ یحییٰ بن یعمر عدوانی م۱۲۹ھ .

اس نے علم نحو ابو اسود سے سیکھا اسکے شیعہ ہونے کی تصریح ابن خلکان نے کی ، کہتا ہے :کان عالماً بالنحو ولغات العرب واخذ النحو عن ابی الاسود۔

ابن قتیبہ نے معارف میں کہاکان عطاء و یحیی ' بعجا ' العربیة بعد ابی الاسود؛ ابو اسود کے بعد انہوں نے علم نحو میں بکثرت فراخی پیدا کی ،ابن ندیم نے فہرست میں لکھا ابو اسود سے نحو سیکھنے والوں میں یحییٰ بھی تھا۔

۲۔ ابان بن تغلب م۱۴۱ھ

. نجاشی نے کہا۔کان مقدماً فی کل فنٍ منها الادب واللغةوالنحو اور شیخ طوسی نے بھی فہرست میں کہا؛کان لغویاً نبیلاً سمع من العرب و حکی عنهم ؛آپ ہر فن مولا تھے ادب و لغت میں فاضل و حاذق تھے عربوں سے سنا تھا اور ان سے حکایت کرتے تھے ،علم نحو میں انکو مہارت تامہ حاصل تھی.

۳. حمران بن اعین تابعی م (قرن دوم) :

شیخ نے فہرست میں انکے بھائی زرارہ کے ترجمے میں کہا۔کان حمران نحویاً۔

۴. خلیل بن احمد فراہیدی بصری م۱۷۵ھ

. علم نحو کو بصرہ و کوفہ میں عروج ملا، اس کی تحقیقات ہوئیں ،اسے حیات نو ملی، اس کی نشر واشاعت کیلئے مکمل انتظام ہوا۔ ان میں سب سے پہلے شیعہ علماء نے کام کیا۔بصرہ میں خلیل تھے

جو سیبویہ اور تمام بصری نحویوں کے استاد تھے۔آپ نے علم نحو کو سلجھایا اور اس کے دائرہ کو وسیع کیا،اس کی علتیں بیان کیں۔

امام النحو سیبویہ نے خلیل سے سیکھا اور پھر علم نحو کے موضوع پر بے مثال منفرد کتاب لکھ دی،ابن ندیم کہتا ہے: اخذسیبویه النحومن الخلیل وهو استاذه وعمل کتابه الذی لم یسبقه الی مثله احد قبله ولم یلحقه بعده،

اور میں نے ابو عباس کے خط کی تحریر پڑھی:اجتمع علی صفة کتاب سیبویه اثنان واربعون انساناً منهم سیبویه والاصول والمسائل للخلیل؛

بغیتہ الوعاۃ میں سیبویہ عمرو بن عثمان کے تعارف میں ایسی تحریر لکھی ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ سیبویہ نے ہزار صفحے کی کتاب خلیل کے علم سے لکھی (ہاں، خلیل ایسا استاد ملنا سیبویہ کیلئے غنیمت تھا)۔

ابن انباری کہتا ہے۔ خلیل تمام اہل ادب کا سید و سردار ہے اور علم وزہد و تقوی میں بھی بے مثال ہے۔ نحو کے قیاسات کی تصحیح،مسائل نحو کو نکالنے اور اسباب وعلل بتانے میں حرف آخر ہے۔اس کے سامنے سیبویہ نے علم کی خاطر زانوئے ادب تہہ کیا۔اور سیبویہ اپنی کتاب میں خلیل سے بہت کچھ نقل کرتا ہے۔

خلیل نے سب سے پہلے لغت کی کتاب تدوین کی اور عربوں کے اشعار کی حصر و حد بندی کی سیرافی کہتا ہے: خلیل نحو میں حرف آخر تھے۔انہوں نے اپنی کتاب العین میں لغت کو احسن انداز میں لکھا اور وہ سیبویہ کا استاد تھا سیبویہ نے ان سے بہت نقل کیا ہے جب بھی نام لیئے بغیر سیبویہ کہے سالتہ یا قال تو انکی مراد اپنا استاد خلیل ہی ہوتا ہے۔ابن ندیم نے بھی خلیل کو نحو کے مسائل و قیاسات میں حرف آخر قرار دیا۔ابن خلکان کہتا ہے خلیل علم نحو کا امام ہے پھر حمزہ بن حسن اصبہانی سے نقل کرتا ہے کہ خلیل نے ایسا عظیم کارنامہ انجام دیا جو خلقت ابتداء

کائنات سے اب تک انجام نہ دے سکی ان کی کتاب العین امت نبی ﷺ کی لغت کی حد بندی کرتی ہے۔اور خلیل نے سیبویہ کی علم نحو لکھنے میں ایسی مدد کی کہ وہ اسلامی حکومت کی زینت لکھ کر لائے۔

سیوطی اوائل میں کہتا ہے کہ حروف تہجی کی ترتیب سے سب سے پہلے لغت کو خلیل نے لکھا۔ انکی نحو میں عوامل نامی کتاب تھی (بقول ابن خلکان)، سیوطی نے انکی جمل کتاب بتائی ،اور انکے اور ابن ندیم کے بقول خلیل نے نحو میں شواہد نامی کتاب بھی لکھی۔

۵.ابو جعفر محمد بن حسن ابن ابی سارہ رءواسی کوفی نحوی امام النحو (قرن دوم).

کوفہ میں امامت نحو کا سہرا انہی کے سر تھا. نجاشی فرماتے ہیں:هم اهل بيت فضل و ادبٍ وعلى معاذ و محمد فقه الكسائى علم العرب ،انہیں صادقین سے نقل روایت کا شرف نصیب ہوا، یہ معاذ بن مسلم کا چچازاد تھا یہ گھرانہ فضیلت وادب کا مالک تھا۔معاذ و محمد سے کسائی ایسے نحوی نے عربی زبان کا علم حاصل کیا۔

ابن ندیم فہرست میں کہتا ہے:ان الرءواسى اوّل من وضع من الكوفين كتاباً فى النحو یعنی رءواسی کوفیوں میں پہلا ہے جس نے علم نحو کے موضوع پر کتاب لکھی۔اور یہی قول ثعلب نحوی نے ابن انباری سے نقل کیا ہے۔جناب سیوطی کی کتاب المزہر میں ان کی کتاب کا نام الفیصل لکھا گیا۔

۶.کسائی ابو حسن علی بن حمزہ امام الکوفیین فی النحو واللغۃ ۱۸۲ھ :

کسائی علم نحو کے ماہر اور غریبِ الفاظ کی معرفت میں حد کمال کو پہنچے ہوئے تھے ،بغیۃ الوعاۃ میں ہے:قال ابن الاعرابى :كان الكسائى اعلم الناس ضابطا عالما بالعربية وقال الخطيب :تعلم النحو على كبرٍ ،جاء الى قوم وقد اعيا فقال قد عييتُ فقالوا :

تجالسنا... ترجمہ :۔ابن اعرابی کا کہنا ہے کہ کسائی علوم ادبیہ کو سب سے بہتر جاننے والا، قوی حافظے کے مالک اور عربی زبان کے ماہر شخص تھے، خطیب نے کہا: کسائی نے بڑھاپے میں علم نحو سیکھا تھا جب کسی قوم کے پاس گئے، تھکے ہوئے تھے کہنے لگے : قد عییتُ تو انہوں نے کہا آپ ہمارے پاس بیٹھے ہیں اور لغوی غلطی کے شکار ہے، اگر تمہاری مراد یہ ہے کہ تیری تدبیر ختم ہو گئی تو عییت کہو اور اگر مراد ہے کہ تم تھکے ہوئے ہو تو اعییت کہو تو اسی وقت آپ معاذ ہراء کے پاس گئے اور تحصیل علم کیلئے انکے سامنے زانوئے ادب تہہ کر دیا اتنی زحمت کی کہ علم نحو کے ماہر و حاذق ہوئے بصرہ آئے تو خلیل کے حلقہ درس میں شریک ہو گئے۔اور ان سے ایک سوال کیا کہ آخر آپ نے یہ علم کہاں سے حاصل کیا، انہوں نے جواب دیا :

حجاز، نجد، اور تہامہ کے دیہاتیوں سے، تو کسائی نے بھی مختلف دیہاتوں کا چکر لگا یا اور جب واپس لوٹے تو حافظے میں موجود معارف لغویہ کے علاوہ سیاہی کی پندرہ بڑی دواتیں عربوں کے کلام کو لکھتے ہوئے ختم کر ڈالی تھیں، بصرہ میں آئے تو خلیل فوت ہو چکے تھے اور ان کی جگہ یونس مسند علم پر جلوہ افروز تھے تو دونوں میں علمی مباحث کا آغاز ہوا حتی یونس نے کسائی کے نظریات کو تسلیم کرنے کے ساتھ انکو مسند علم پر متمکن کر دیا۔

فراء سے کہا گیا تیرا کسائی سے کیا اختلاف ہے حالانکہ آپ بھی انہی کی طرح عالم ہیں ؟وہ کہنے لگے : مجھے اپنے علم پر ناز تھا تو میں نے کسائی سے ان کا ہم پلہ بن کر بحث کرنے کی کوشش کی مگر میں انکے سامنے ایسا تھا جیسے پرندہ سمندر سے اپنی چونچ میں پانی کے چند قطرے لیئے ہو ۔کسائی اور محمد بن حسن ایک ہی دن فوت ہوئے رشید نے کہا: علم فقہ و علم نحو ایک دن فوت ہوئے ۔انکی علم نحو کے موضوع پر کتابوں کے نام درج ذیل ہیں : مختصر فی المصادر، المصادر ،الحروف،

۷. معاذ بن مسلم هرّآء کوفی نحوی صحابی صادقین م ۱۸۷ھ

بغیہ الوعاۃ میں ہے کہ یہ متقدمین میں سے تھے اور نحو میں انکی تالیفات بھی تھیں۔یہ امام جعفر صادق سے روایت کرتے ہیں اور شیعہ مسلک سے متعلق تھے۔

ابن نجار تاریخ بغداد کے ذیل میں کہتا ہے: کان من اعیان النحاۃ اخذ عنہ ابوالحسن الکسائی وغیرہ یہ علم نحو کے ماہرین میں سے تھے ان سے کسائی وغیرہ افراد نے علم نحو کی تعلیم حاصل کی فہرست ابن ندیم میں ہے کہ انکی کوئی مشہور کتاب نہیں شاید وہ ان کتابوں سے مطلع نہیں تھے جن کا تذکرہ بغیۃالوعاۃ میں ہوا ہے۔

۸. قطرب نحوی، محمد بن مستنیر بن احمد ۲۰۶ھ

سید مہدی بحر العلوم نے انکو اپنے رجال میں ذکر کیا منہج مقال کے تعلیقہ میں بہبہانی فرماتے ہیں کہ ان سے حسن بن محبوب نقل کرتے ہیں۔انکی کتابوں کے نام ہیں؛علل فی النحو ،اضداد، ہمز،مثلث، مصنف فی اللغۃ۔

۹. فرّاء یحیٰی بن زیاد اقطع کوفی تلمیذ کسائی ۲۰۹ھ

سمعانی کہتا ہے کان یقال الفراء امیر المومنین فی النحو، ثعلب کہتا ہے :لولا الفراء لما كانت عربية لانّه خلصها وضبطها و لولاه لسقطت لانه كان يتنازع فيها ويدعيها كل من اراد على مقادير عقولهم فتذهب ؛

بغیتہ الوعاۃ میں ہے :الفراء امام العربیتہ کان اعلم الکوفیین بالنحو بعد الکسائی۔

علامہ بحر العلوم طباطبائی نے انکو اپنے رجال میں ذکر کیا اور انکی تشیع کی تصریح ریاض العلماء میں ہوئی۔

بغیتہ الوعاۃ میں جو انکو اعتزال کی طرف مائل کہا گیا تو شیعہ و معتزلہ کے اصولوں کو خلط کرنے کی وجہ سے ہے حتی ذہبی نے میزان الاعتدال میں سید مرتضی کو معتزلہ کی طرف منساب کیا ہے۔حالانکہ انکا کوئی تعلق نہیں رہا۔

۱۰. احمد بن ابراہیم بن اسماعیل بن حمدون کاتب نحوی ندیم متوکل (قرن ثالث)

شیخ ونجاشی نے اپنی فہرستوں میں فرمایا: شیخ اهل اللغة و وجههم واستاذ ابو العباس ثعلب؛ یعنی یہ جلیل القدر لغویوں اور ثعلب نحوی کے استاد تھے۔

۱۱۔ ابن سکیت یعقوب بن اسحاق ۲۴۴ھ.

انکی کتاب اصلاح منطق مشہور ہے جس کے بارے مبرد کا قول ہے: ماعبر جسرُ بغداد کتاب فی اللغة مثله.

۱۲. ابو عثمان مازنی بکر بن محمد بن حبیب ۲۴۸ھ.

بغیتہ الوعاۃ میں ہے: کان اماماً فی العربیة اور مبرد کا قول ہے: لم یکن بعد سیبویه اعلم بالنحومن ابی عثمان۔

ابن ندیم و سیوطی کا کہنا ہے کہ علم نحو میں انکی بہت سی تالیفات ہیں۔ ابن خلکان کا کہنا ہے: کان امام عصرہ فی النحو والادب۔

اور نجاشی فرماتے ہیں: کان سید اهل العلم بالنحو والغریب و اللغة بالبصرة ومقدمهم مشهور بذلک پھر اپنی سند سے مبرد سے نقل کرتے ہیں: کہ علماء امامیہ میں سے تھے اور اسماعیل بن میثم کی اولاد کے متعلق تھا پھر انکی تالیفات گنوائی ہیں۔

۱۳. احمد بن محمد بن خالد برقی ۲۷۴ھ

انکی نحو کی کتاب ہے۔

۱۴. ابو عباس محمد بن یزید مبرّد نحوی ۲۸۵ھ

بغیہ الوعاۃ میں ہے۔ امام العربیتہ فی بغداد فی زمانہ اور انکی کتابوں کے انام یہ ہیں: المقصور و الممدود، الرد علی سیبویہ، شرح شواہد الکتاب، مااتفق لفظہ واختلف معناہ، وغیرہ۔ ریاض العلماء

میں ہے الامام النحوی اللغوی الفاضل الاقدم صاحب الکامل، ان سے جو حکایات نقل ہیں وہ انکی تشیع کی دلیل ہیں مثلاً جو فضائل حسنین لواعج الاحزان میں تاریخ بلاذری سے نقل ہیں۔

۱۵۔ محمد بن احمد بن ابراہیم کوفی معروف صابونی ۳۰۰ھ

یہ امام ہادی کے صحابی تھے اور انکی کتاب کا نام الفاخر فی اللغۃ ہے اور چونکہ یہ صابن کا کاروبار کرتے تھے ان کا لقب صابونی ہے.

۱۶. ابو بکر محمد بن حسن بن درید ازدی م۳۲۱ھ.

ابن شہر آشوب نے انہیں معالم میں اہل بیت کے مجاہر شعراء میں شمار فرمایا؛ عبدالرحمٰن ابن محمد انباری نزہۃ الاولیاء میں کہتا ہے: کان من اکابر علماء العربیۃ مقدماً فی اللغۃ وانساب العرب واشعارھم۔ انکی جمہرہ فی اللغۃ وادب الکاتب کتب ہیں بغیہ الوعاۃ میں ہے کہ وہ اس علم کے بلند درجے پہ فائز تھے۔

ابو طیب کہتا تھا: انتھت الیہ لغۃ البصریین وکان احفظ الناس واوسعھم علما تصدر فی العلم ستین سنۃ۔

۱۷. عبدالعزیز بن یحییٰ جلودی م۳۳۰ھ؛

نجاشی نے ان کی کتاب النحو کا تذکرہ کیا۔

۱۸. ابو حسن علی بن محمد عدوی شمشاطی (ماۃ رابعہ)

نجاشی نے ان کی کتب، المجزیٰ فی النحو، المقصور والممدود، المذکر والمونث، ماتشابھت مبانیہ وتخالفت معانیہ فی اللغۃ، المثلث فی اللغۃ علی حروف المعجم عمل کتاب العین للخلیل کا تذکرہ کیا۔

۱۹. ابو عمر وزاہد محمد بن عبدالواحد تلمیذ ثعلب م۳۴۴ھ

ابن انباری کہتا ہے: کان من اکابر اہل اللغۃ واحفظھم، پھر ابی علی سے حکایت کی کہ وہ کہتے تھے کہ وہ نحو وادب کے راویوں میں سے تھے اس سے بڑھ کر انہوں نے حافظے والا شخص نہیں دیکھا، ابو عمر زاہد نے اپنے حافظے سے ۳۰ ہزار ورق لغت کے املاء کرائے۔

ابن برھان کہتا ہے :لم یتکلم من الاولین و الآخرین احسن من کلام ابی عمرو الزاھد۔

بغیہ الوعاۃمیں ہے : انکی کتب تھیں : شرح الفصیح ، فائت الفصیح ، فائت الجمہرہ ، فائت العین ،ان مستدرکات جیسی لغت میں کتب نہیں لکھی گئیں اور نہ انکی کتب جیسی کسی کتاب کو شہرت ملی ۔انہوں نے مناقب اہل بیت لکھے جسکو ابن طائوس نے مختصر کیا اور سعد السعود میں ابی عمرو زاہد کی کچھ احادیث کو اخراج کیا جو مناقب میں ہیں ۔انکی کتاب شوریٰ بھی تھی جیسا کہ کشف الظنون میں ہے ریاض العلماء نے کہا کہ وہ علماء امامیہ میں سے تھے ۔

۲۰. حسن بن احمد بن خالویہ نحوی تلمیذ ابن درید م ۳۷۰ھ

بغیہ الوعاۃمیں ہے : امام اللغۃ والعربیہ وغیرھما من العلوم الادبیہ وکان احد افراد الدھر فی کل قسم من اقسام العلوم والادب ، وکانت الرحلۃ الیہ من الآفاق ، دانی انکے متعلق کہتا ہے : عالم بالعربیۃ حافظ اللغۃ ، ہمارے علماء نے اس رجال شیعہ میں ذکر کیا حلب میں رہتا تھا اور سیف الدولہ وآل حمدان اسکی عزت کرتے تھے ۔اس نے کتاب الآل بارہ ائمہ کے متعلق تحریر کی تو سیوطی کا انہیں شافعی شمار کرنا درست نہیں ۔انکی الجمل فی النحو ، کتاب اللغۃ شرح درید یہ ہے ۔

۲۱. صاحب ،اسماعیل بن عباد م ۳۸۵ھ تلمیذ احمد بن فارس وابن عمید.

انکی لغت میں ۱۰ جلدی کتاب المحیط ہے جس سے تاج العروس میں نقل کرتا ہے ۔

۲۲. حسین بن محمد بن جعفر رافعی معروف خالع (م ۳۸۸ھ)

معجم الادباء کے مطابق وہ کبیر نحویوں میں سے تھا وہ امام النحو واللغۃ والادب تھا بغیہ الوعاۃ میں صفدی سے نقل ہے : کان من کبار النحاۃ اس نے فارسی وسیرافی سے علم حاصل کیا نجاشی نے انہیں شیعہ مصنفین میں شمار کیا۔

۲۳. احمد بن فارس لغوی صاحب المجمل (م ۳۹۵ھ)

بغیہ الوعاۃ میں ہے یہ کوفیوں کے طریقے کے نحوی تھے صاحب بن عماد اس کے شاگرد ہوئے اور کہا کرتے تھے ہمارے استاد کو حسن تصنیف نصیب ہوا انکی مسائل فی اللغۃ کو فقہاء بہت اہمیت دیتے ہیں۔ان سے حریری نے اقتباس کیا ادخال الفقہیۃ فی المقامۃ الحربیۃ ،اسکی المجمل فی اللغۃ کی مثل نہیں لائی جا سکی ،فقہ اللغۃ جس کا نام صاحبی ہے مقدمہ النحو ،اختلاف النحویین ، شیخ نے انہیں فہرست میں امامیہ میں شمار کیا سیوطی کا انہیں شافعی پھر مالکی کہنا صحیح نہیں۔

۲۴. شریف مرتضی علم الھدی علی بن حسین موسوی (م۴۳۶ھ)

علامہ حلی فرماتے ہیں: متوحد فی علوم کثیرۃ مجمع علی فضلہ متقدم فی علومٍ پھر ان علوم میں لغت و نحو کے ادبیات کو شمار کیا ہے۔انکی امالی تفسیر و ادب میں بہت مشہور ہے جو انہوں نے مکہ کے راستے میں لکھی جبکہ وہ حجاج کے امیر تھے۔

۲۵. سلّار بن عبدالعزیز دیلمی فقیہ شیعہ۔

سیوطی نے انکو طبقات نحویوں میں شمار فرمایا اور صفدی سے نقل کیا کہ ابو کرام مبارک بن فاخر نحوی انہی کا شاگرد تھا۔

۲۶. حسن بن صافی مَلِکُ النحاۃ م ۴۶۳ھ

انہوں نے نحو میں حاوی اور العمدہ کتب تحریر کیں جن کو سیوطی نے ذکر کیا.

۲۷ . شریف ابو معمر یحیٰی بن محمد بن طباطبا علوی م ۴۷۸ھ.

معجم الادباء میں ہے یہ نحوی ادیب فاضل تھے۔ان سے ابو سعادات ابن شجری نے علم نحو حاصل کیا اور اس پہ وہ فخر کیا کرتے تھے۔بغیہ الوعاۃ میں ہے کہ یاقوت کے علاوہ نے انہیں شیعہ کہا ہے

۲۸ . محمد بن احمد خازن دار الکتب القدیمہ کرخی م ۵۱۰ھ.

بغیہ الوعاۃ میں ہے :ابن جوزی نے کہا کہ یہ نحوی ادیب فاضل شیعہ کے فقیہ تھے۔

۲۹. ابوالحسن علی بن محمد ابن ابی زید استر آبادی فصیحی ۵۱۶ھ

. بغیہ الوعاۃ میں ہے : انہوں نے نحو عبدالقاہر جرجانی سے نحو کا علم حاصل کیا خطیب تبریزی کے بعد نظامیہ کو نحو کا درس دیا پھر ان پہ تشیع کی تہمت لگی اور ان سے سوال ہوا تو کہنے لگے :لا اجحد انا متشیع من الفِرق الی القدم فاخرج ورتب مکانه ابو منصور الجوالیقی ، میں انکاری نہیں ہوں کہ میں سر سے قدموں تک شیعہ ہوں تو انہیں نکال کر ان کی جگہ ابو منصور کو لگا دیا گیا۔

۳۰. بارع دبّاس حسین بن محمد بن عبدالوہاب بن احمد حارثی بِکری نحوی م ۵۲۴ھ .

بغیہ الوعاۃ میں ہے :ابن نجار و صفدی نے کہایہ نحوی لغویاور ادب کی وادیوں سے بہترین آشنائی رکھتے تھے .

۳۲. ابو سعادات ہبتہ اللہ بن علی حسنی علوی معروف ابن شجری م ۵۴۲ھ

. یاقوت کہتاہے :کان اوحد زمانه وفرد اوانه فی علم العربیة ومعرفة اللغة انہوں نے ۷۰ سال نحو پڑھی۔انہوں نے ابن جنی کی اللمع پہ شرح لکھی اور کتاب ما اتفق لفظہ و اختلف معناہ۔انہیں منتجب الدین نے فہرست اور سید علی خان نے درجات رفیعہ میں علماء شیعہ میں شمار فرمایا۔

۳۳. ہبتہ اللہ بن حامد بن ایوب حلی معروف عمید رئوساء م ۶۱۰ھ

. معجم الادباء میں انہیں ادیب فاضل نحوی شاعر کہہ کر یاد فرمایا

۳۴. ابولعباس احمد بن علی بن موکل ازدی مہلبی حمصی عزُّالادیب م ۶۴۴ھ

بغیہ الوعاۃ میں ہے ذہبی نے کہا : یہ عراق گئے اور حلہ میں ایک جماعت سے شیعت کو اپنایا اور نحو بغداد و دمشق میں حاصل کی اور علوم عربیہ میں ماہر ہوئے اور اس فن میں کتب تالیف کیں۔م ۶۴۴ھ

۳۵. ابوالعباس احمد بن محمد اشبیلی ازدی معروف ابن حاج م ۷۶۴ھ. بغیہ الوعاۃ میں ہے کہ ابن عبدالملک کہتا تھا آپ محقق عربی اور حافظ لغات تھے بدر سافر میں فرمایا برع فی لسان العرب حتی لم یبق فیہ من یفوقہ او یدانیہ انہوں کتاب سیبویہ پہ تحقیق کی خصائص ابن جنی کو مختصر کیا اور صحاح پہ نقد کیا۔

۳۶. محمد بن حسن استر آبادی معروف شیخ رضی نجم الائمۃ م۶۸۸ھ.

آپ نے علم عربیہ کی فلاسفی اور تعلیلات میں منفرد مقام حاصل کیا اور ابن حاجب کی کافیہ فی النحو کی ایسی تحقیقی شرح تحریر کر گئے کہ اس علم کی ایسی کتاب فلسفہ و تعلیلات نحوی میں تلاش کرنے سے نہیں ملتی۔ آپ نے بعض ایسی تحقیقات پیش کی ہیں جن میں کسی نے سبقت نہیں لی۔ آپ کی کتاب تحقیقات نحوی میں مرجع خلائق ہیں اور بعد ہیںآنے والے انہی سے نقل اقوال کرتے ہیں۔ شریف جرجانی علی بن محمد نے ایک بہترین حاشیہ بھی انکی کتاب پہ لکھا آپ کی کتاب مکرر طبع ہوئی ہے۔

۳۹. شیخ بہاء الدین عاملی محمد بن حسین صاحب صمدیہ م۱۰۳۱ھ. انکی صمدیہ انکی ادبی مہارت کا شاہکار ہے جو انہوں نے اپنے بھائی کیلئے تحریر فرمائی جو آج تک نحو کی متین کتب میں شمار ہوتی ہے اور داخل نصاب ہے۔ شیخ بہائی کی اس مختصر کتاب کو دیکھنے کے بعد مبتدئین بھی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ قوم شیعہ کی مطولات میں کس قدر باریک بینی واجتہاد کیا گیا ہے [4]

---

[4]. مصادر بحث: اعیان الشیعہ ج۱ص۲۳۰ و بعد، تاسیس الشیعہ لعلوم الاسلامیہ، مزہر سیوطی، بغیتہ الوعاۃ، فہارس شیخ و نجاشی و ابن ندیم، نزھۃالالباء ابن انباری، وغیرہ.

اہل برصغیر کی ادبیات میں نادر خدمات

برصغیر کے شیعہ علماء وادباء نے ادب کے میدان میں بہت ہی عجوبہ زمان خدمات انجام دی ہیں جن کے بعض نمونے یہاں پیش کیئے جائیں گے۔

تفسیر سواطع الالہام

نبی اکرم ﷺ نے امت مسلمہ کی ہدایت ورہنمائی کیلیئے قرآن واہل بیت ع کو چھوڑا، مسلمانوں نے مختلف انداز میں ان سے اپنی ہدایت حاصل کرنے کا سامان کیا ان میں شیعہ قوم کو یہ امتیاز رہا کہ انہوں نے قرآن کی تفسیر کو خود اہل بیت ع کے باب علم سے حاصل کرنے کو لازمی سمجھا۔

برصغیر میں جو علمی اور ادبی تفاسیر شیعہ علماء وادباء نے تحریر کی ہیں ان میں سواطع الالہام کا نام مشہور ومعروف ہے کیونکہ علامہ فیضی دکنی نے اپنے شہید مفسر والد سے یہ حقیقت یاد کی تھی کہ اگر ہمیں شہید بھی کردیا جائے تو بھی علمی اورادبی خدمات قرآن واہل بیت ع کے معارف کی نشرواشاعت میں جاری رہیں گی۔

انہوں نے اپنی اس تفسیر سے پہلے موارد الکلم نامی تفسیر تحریر کی جس میں اس تفسیر کیلیئے آمادگی اور استعداد کا امتحان کیا پھر یہ تفسیر لکھی اس میں پوری تفسیر میں ان الفاظ سے استفادہ نہیں کیا جن میں نقطہ استعمال ہوا ہو حتی خود نام میں بھی نقطہ نہیں ہے۔

ان کی یہ علمی ادبی تفسیر کئی بار مختلف ملکوں میں شائع ہوئی اور اس کی پہلی حجری طبع خود برصغیر میں ہوئی تھی جس کی نیٹ پر آرچیوٹورنٹویونیورسٹی کینیڈا میں ۲۰۱۰ سے موجود ہے اور اس کی جدید طبع تہران، نجف اور بیروت لبنان سے ہوئی۔

اس عجوبہ تفسیر پر علامہ نوراللہ شوشتری شہید ثالث نے تقریظ لکھی تھی اور ان کے اس فن ومہارت کی تعریف کی تھی لیکن بہت سے لوگ اس کی اس مہارت کی مذمت

کرتے تھے لیکن انہوں نے اس کا جواب یہ دیا تھا کہ نہ تو کلمہ طیبہ (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ) میں نقطہ ہے اور نہ ہی کوئی نیا کام ہے بلکہ باب مدینہ علم نبوی امام علی بن ابی طالبؑ نے ایسا خطبہ ارشاد فرمایا تھا جس میں نقطہ استعمال نہیں ہوا تھا۔

مقدماتی کتابیں

شرح ماۃ عامل اردو

کتاب ماۃ عامل علامہ شریف جرجانی کی مشہور نحوی کتاب ہے جس پر بہت سی شروحات اور حواشی مختلف زبانوں میں تحریر ہوئے اور چونکہ یہ کتاب نصاب میں شامل رہی اس لیے اس پر بہت سی علمی کام ہوئے۔

علامہ موسی بیگ نجفی نے یہ اردو شرح بڑی تفصیل کے ساتھ لکھی ہے اور ان کی زندگی میں جامعۃ المنتظر لاہور سے شائع ہوئی۔

فرائد الصرف

علامہ موسی بیگ نجفی نے علم صرف کی علمی اور ادبی قواعد کی کتاب فرائد صرف کے عنوان سے ترتیب دی جوان کی کتب کی فہرست میں ذکر ہوئی ہے۔بظاہر یہ کتاب جامعۃ المنتظر لاہور سے شائع ہوئی اور اس کے نسخے اسی جامعہ کی وسیع و عریض لائبریری میں موجود ہونگے۔

صرف میر اردو

علامہ شریف جرجانی کی علم صرف کی کتاب کو اردو میں ترجمہ کیا گیا اور وسیع پیمانے پر اس کی نشر و اشاعت کی گئی اور برصغیر کے مدارس میں داخل نصاب ہونے کی وجہ سے اس پر بہت سے مدرسین اور محققین نے علمی کام کئے جن کی اگر فہرست مرتب ہو جائے اور ان دفاتر علمی کو جمع کرلیا جائے تو علم کا ایک وسیع ذخیرہ ہاتھ آئے لیکن بہت سے دفاتر تو خود محققین کے ہاتھ محفوظ نہیں رہے اور بہت سے حواشی کتب نصاب میں تحریر رہ گئے جن کو جمع کرنے کیلئے ادبی اداروں کی کوشش کام آسکتی ہے۔

ترجمہ اردو مبادی العربیہ ج اول

علم نحو و صرف کی بہترین نصابی کتاب جو رشید شرتونی لبنانی نے تحریر کی اور اپنے خصوصیات اور امتیازات کی بنیاد پر خاصی مشہور اور عربی ادب کی مقبول کتاب شمار ہوئی اس کی تنقیح و تہذیب حمید محمدی نے حوزہ علمیہ قم میں کی اور اس میں اسلامی روایات اور قرآنی آیات وغیرہ کا اضافہ کیا اس کی جلد اول کا ترجمہ بعض محققین نے حوزہ علمیہ قم میں کیا اور وہ انصاریان پبلیکیشنز قم سے شائع ہوئی ہے۔

فرائد النحو

علامہ موسی بیگ نجفی آف گلگت کی علمی کتب کی فہرست میں اس کتاب کا تذکرہ موجود ہے بظاہر یہ جامعۃ المنتظر لاہور سے شائع ہوئی اور اس میں عربی گرائمر کے قواعد کو آسان و عام فہم انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

شرح عوامل ملا محسن

علامہ موسی بیگ نجفی نے عوامل ملا محسن کی علمی شرح اردو میں پیش کی اور اس میں مدرس افغانی کی تحقیقات سے استفادہ کیا ہے جیسا کہ اس کے مطبوعہ نسخہ جامعۃ المنتظر لاہور میں ذکر کیا گیا ہے۔

جامع المقدمات جامعہ علمیہ کراچی

جامعۃ المنتظر کے محققین اور بالغ النظر علماء نے خاص کر علامہ فیاض حسین نقوی نے پاکستان میں نصابی کتب کی نشر و اشاعت کیلئے اقدام فرمایا اور جامعہ علمیہ کراچی سے شرح سیوطی، منطق و اصول فقہ شیخ مظفر کے ساتھ ادبیات کی جامع کتاب جامع المقدمات کی وسیع پیمانے پر نشر و اشاعت کا انتظام کیا جو کہ ان کی قابل قدر ادبی خدمات میں شامل ہے اس پر مقدمہ علمی اور اس کام کی ضرورت اور اہمیت کو بھی ذکر کیا گیا تھا۔اس کتاب میں بہت سی ادبی کتب شامل ہیں خاص کر ہدایہ ، صمدیہ کے متن کو نہایت دقت کے ساتھ تحریر کیا گیا اور مفید حواشی بھی شامل کئے گئے ،علامہ قاضی سید

فیاض نقوی ایک ماہر مدرس، قاضی اور مولف ہیں ان کی شرح لمعہ جلد اول بھی شائع ہو چکی ہے۔

کتاب الصرف اردو مع امثلہ و شرح امثلہ

علامہ محمد حسین اکبر قمی اپنی علمی اور دینی خدمات کے حوالے سے کسی تعارف کے محتاج نہیں انہوں نے اپنی اعلی تعلیم اور تحقیقی خدمات حوزہ علمیہ قم سے شروع کیں اور منہاج الحسین علیہ السلام لاہور کو وسیع علمی تحقیقی مرکز بنا کر شیعہ قوم کی خدمات انجام دی ہیں ان کے اس علمی ادارے سے بہت سی علمی اور تحقیقی کتب شائع ہوئیں جن میں کتاب صرف اردو مع امثلہ و شرح امثلہ بھی شامل تھی اور اپنی جگہ نہایت قابل قدر خدمت ہے۔

شرح صمدیہ اردو

علامہ موسی بیگ نجفی نے اپنی دوسری علمی اور ادبی تحقیقات کی طرح اس کتاب میں علامہ شیخ بہائی کی ادبی نحوی کتاب صمدیہ کی شرح لکھی ہے اور اس طرح علامہ نے بر صغیر میں شیعہ علماء کی ادبی خدمات میں بہترین اضافہ فرمایا۔ علامہ موسی بیگ نجفی نے یہ اردو شرح بڑی تفصیل کے ساتھ لکھی ہے اور ان کی زندگی میں جامعۃ المنتظر لاہور سے شائع ہوئی۔

شرح صمدیہ اردو سندرالوی

علامہ سخاوت سندرالوی خوشابی حال وارد امریکا نے اپنے علمی گروہ علامہ نصیر الرضا صفدر کے ساتھ ملکر بر صغیر میں مدارس کے نصاب میں شامل علمی کتب کی شروحات و تراجم لکھنے کا جامع پروگرام بنایا جس سلسلے کی بہت سی کتابیں جامعۃ المنتظر قم سے شائع ہوئی ہیں اس سلسلے کی اولین کتب میں شرح صمدیہ شامل تھی جس میں اس کتاب کے علمی ترجمہ اور مطالب کی تشریح پیش کی گئی ہے۔

شرح الفیہ ابن مالک

ابن مالک نے عربی نحو و صرف کے قواعد کو ہزار اشعار میں پیش کیا تھا جس پر سیوطی اور ابن ابی عقیل جیسے مشہور و معروف علماء ادب نے شروحات اور بہت سے حواشی تحریر کئے تھے۔

اس کتاب کی اردو زبان میں ترجمہ اور مفید و جامع تشریح علامہ موسی بیگ نجفی نے فرمائی اور یہ کتاب علامہ محقق کی زندگی میں جامعۃ المنتظر لاہور سے شائع ہوئی تھی۔

شرح سیوطی سندرالوی

علامہ سخاوت سندرالوی نے اپنے گروہ علمی کے ساتھ علم نحو کی علمی اور جامع کتاب سیوطی کی شرح اردو پر کام کیا اور اس کی پہلی جلد جامعۃ المنتظر قم سے شائع ہوئی اور یہ سلسلہ جاری ہے امید ہے کہ یہ ادبی شرح جلد مکمل ہو گی اور بر صغیر کے محققین اس سے اپنی ادبی تحقیقات میں استفادہ کریں گے۔

شرح سیوطی علامہ محمد رضا غفاری

علامہ محمد رضا غفاری قمی پاکستان میں ایک ماہر مدرس اور محقق عالم کے طور پر پہچانے جاتے ہیں انہوں نے جامعہ عزیز المدارس چیچہ وطنی ضلع ساہیوال میں طویل عرصہ نصابی کتب کی تدریس کی اور ان علمی اور ادبی کتب پر علمی حواشی تحریر فرمائے، ان ادبی خدمات میں ان کی شرح سیوطی کو خاص شہرت اور مقبولیت حاصل ہوئی۔ اس وقت جب ان بلند پایہ ادبی کتابوں کی وسیع پیانے پر تدریسی خدمات کو پیش کرنے کا پروگرام بنایا گیا اور اس میں سر فہرست علامہ اختر عباس نجفی کی تدریسی مہارتوں کو نشر عام کیا گیا وہاں علامہ غفاری کی شرح سیوطی کو بھی مقبولیت ملی اور اندرون و بیرون ملک میں ان کی شرح سیوطی سے استفادہ کیا گیا۔

شرح سیوطی سید ضمیر الحسن

محقق گرانقدر سید ضمیر الحسن نقوی سرزمین جھنگ کے سادات گھرانے کے چشم و چراغ اور جامعہ علوم اسلامی فیصل آباد و جامعۃ الکوثر اسلام آباد کے اعلی تعلیم یافتہ اور کئی

علوم و فنون میں مہارت کے حامل ہیں انہوں نے تعلیم کے دوران اپنی اعلی صلاحیتوں کی بدولت بہت سے علمی دفاتر تحریر کئے جن میں سیوطی جیسی ادبی کتاب کی شرح بھی شامل تھی۔ اگر ان کی اور ان جیسے کئی دوسرے محققین کی تحریر کردہ علمی دفاتر جمع کئے جائیں تو بر صغیر میں قوم شیعہ کے علمی امتیازات اور ادبی خزانہ ہاتھ آئے گا۔

بہجہ مرضیہ شرح سیوطی

جامعہ علمیہ کراچی نے دیگر کئی علمی نصابی کتب کی طرح ابن مالک کی شرح سیوطی کو بھی شائع اور پاکستان میں نصابی ادبی کی نشر و اشاعت میں بھرپور کردار ادا کیا ہے۔

کواکب مضیئہ شرح سیوطی

علامہ نصیر الرضا صفدر نے حوزہ علمیہ سے اعلی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اپنے علاقہ میں ممتاز دینی درسگاہ عزیز المدارس چیچہ وطنی ضلع ساہیوال پنجاب سے اپنی تدریس اور علمی خدمات کا آغاز کیا۔ انہوں نے اسی دور میں کواکب مضیئہ شرح سیوطی کے عنوان سے ایک کتاب شائع کی جس میں شرح سیوطی جلد اول کی شرح کی گئی تھی۔

محقق مذکور نے بڑی مہارت سے اس علمی کتب کی اردو میں شرح مکمل کی اور اردو زبان میں اس کتاب کی شروحات میں اولین شروحات میں شمار ہوتی ہے۔ اسکے بعد انہوں نے سینکڑوں موضوعات پر متفرق علمی ادبی کتب اور شروحات پر کام کیا ہے اور یہ سلسلہ علامہ سخاوت سندرالوں کے گروہ علمی کی صورت میں حوزہ علمیہ سے جاری و ساری ہے اور اب ان کے علمی گروہ کی کتابیں جامعۃ المنتظر قم سے شائع ہو رہی ہیں۔

ایضاح البہجتہ محمد باقری

علامہ محقق باقری نے اردو زبان میں سیوطی کی اردو شرح لاہور سے شائع کی تھی جس کے نسخے علمی کتب خانوں میں موجود ہیں۔ محقق نے بہترین علمی انداز سے اپنی کتاب کو تدوین کیا ہے۔

تعلیم اللغۃ العربیہ

جامعہ تعلیمات اسلامی کراچی پاکستان میں نہایت مفید اور جامع کتب کی نشر و اشاعت کے حوالے سے مشہور ادارہ ہے جس کی تاسیس علامہ مجتہد فقیہ سید خوئی نجفی کے وکیل علامہ یوسف نفسی نے فرمائی اور اس سے بہت سی علمی اور جامع کتب کی نشر و اشاعت ہوئی۔

اس ادارہ نے ۱۹۸۰ کی دہائی میں ادبیات عربی کی کئی کتابیں شائع کیں اور ان میں تعلیم اللغۃ العربیہ بھی شامل تھی یہ کتاب چند جلدوں میں تھی جس سے دینی مدارس میں لغت عربی کی نصابی ضرورتوں کو پورا کرنا مقصود تھا۔

النحو الواضح علی جازم مصطفیٰ

یہ کتاب بھی جامعہ تعلیمات اسلامی کراچی ۲۰۱۲ نے شائع کی اس میں نصابی ضرورتوں کو پورا کرنا مد نظر رہا اور اس کے بعض اجزاء میں اردو ترجمہ بھی شامل کیا گیا۔ بہر حال کتاب اپنے موضوع میں نہایت مفید اور گروہ علمی کی تائید کے بعد اشاعت کے مراحل سے گزاری گئی تھی۔

بلند پایہ ادبی کتب

تلخیص مختصر المعانی

علامہ سعد الدین تفتازانی نے قزوینی کی کتاب فصاحت و بلاغت و بدیع کی شرح مطول لکھی پھر اس کی مختصر المعانی کے عنوان سے تلخیص کی لیکن وہ کتاب بھی نہایت علمی اور ادبی تھی اور اسکے داخل نصاب ہونے کی وجہ سے اس پر بہت سی شروحات و حواشی تحریر ہوئے۔

مرور ایام کے ساتھ وہ کتاب زمان حاضر کے نصاب میں سنگین ہو رہی تھی اور اس کو جدید اسلوب کے تحت پیش کرنا لازمی تھا اس کیلئے علامہ مفسر قرآن شیخ محسن علی نجفی نے تلخیص کر کے پیش کیا جس سے اس کی تدریس آسان ہو گئی اور اس کتاب کی حیات نو کا سامان ہو گیا اسی طرح علامہ مفسر قرآن نے علامہ شیخ مظفر کی المنطق کی تلخیص بھی شائع کیا اور اس کے حشو و زوائد کو حذف کر کے اسے نصاب کے تقاضوں سے ہم آہنگ کیا اس ان کی نصابی ضرورتوں پر گہری نظر اور نوجوانوں کے اہم علمی موضوعات کو داخل نصاب کرنے کی تاکید و مہارت ظاہر ہوتی ہے۔

شرح مغنی

مغنی ابن ہشام انصاری علم نحو عربی کی نہایت بلند پایہ اور جامع کتاب ہے جس کی بہت سی شروحات و حواشی اس فن کے مشہور و معروف ماہرین نے تحریر کیں ہیں.بر صغیر میں اس کتاب کے حوالے سے کافی علمی خدمات پیش ہوئیں خاص کر اس کتاب کی تلخیص مغنی الادیب کے داخل نصاب ہونے کے بعد بہت سے ماہر مدرسین نے اس کے تراجم اور شروحات کا اقدام کیا ہے جن کو جمع کیا جائے تو نہایت علمی اور ادبی ذخیرہ ہاتھ آ سکتا ہے:

تنبیہ المریب شرح مغنی الادیب

جن دنوں مغنی الادیب تازہ داخل نصاب ہوئی تھی اور اس کی تدریس و تحقیقات پاکستانی مدارس میں شروعات میں تھیں ان دونوں اس پر یہ شرح تحریر ہوئی اور باقاعدہ تدریسی تجربہ کے ساتھ اس کو تالیف کیا گیا۔ یہ شرح محققین و طلباء کی دسترس میں رہی اور میراث علمی مکتب اہل بیت ع کے محققین کی تائید کے ساتھ اس کو مزید نشر عام کیا گیا ہے۔

شرح مغنی علامہ افتخار جعفری

علامہ افتخار حسین جعفری قمی حوزہ علمیہ کے افاضل میں سے تھے اور علوم قرآن میں مہارت تامہ رکھتے تھے انہوں نے اپنی علمی خدمات جامعۃالکوثر اسلام آباد میں پیش کیں اور علوم قرآن کے ساتھ مغنی جیسی علمی اور بلند پایہ ادبی کتاب کی تدریس فرمائی اور اس کی شرح بھی تحریر کی۔ ان کی تحقیقات میں بہت سے کتب و رسائل شامل ہیں انہوں نے قم میں عصمت از دیدگاہ قرآن ،سنت و عقل تین ضخیم جلدوں میں تحقیق تحریر کی تھی جو فارسی زبان میں تھی اگر اس کا اردو ترجمہ ہو جاتا تو علوم اسلامی میں بہترین ذخیرہ ہاتھ آتا۔

شرح مغنی سید حبدار حسین نقوی

علامہ سید حبدار حسین نقوی ان علماء و مدرسین میں شامل ہیں جنہوں نے علمی اور ادبی کاموں کو اپنا نصب العین قرار دیا اور علمی اور ادبی کتب کی تدریس اور ان کی شرح نویسی میں نہایت دقت اور خلوص کے ساتھ خدمات انجام دی ہیں۔

انہوں نے کافی عرصہ جامعۃ مظہر الایمان ڈھڈیال چکوال میں ادبی نصابی کتب کی تدریس کی اور ان کی شروح و حواشی تحریر کی ہیں۔ ان میں ان کی شرح مغنی کا نام زیادہ مشہور و معروف ہے ان کی تلامذہ اس کا ذکر کرتے ہیں اور ان کے فرزند محقق وجاہت حسین اس کتاب کی نشر و اشاعت کیلئے کوشاں ہیں خداوند متعال ان کو اس کی توفیق اور جزاء عطا فرمائے۔

شرح مغنی علامہ سید منیر رضوی سیالکوٹی

علامہ سید منیر رضوی دور حاضر میں علوم آل محمد ص کی نشرواشاعت کے حوالے سے کسی تعارف کے محتاج نہیں۔انہوں نے احادیث اہل بیت ع کی کئی کتابوں کے تراجم اور حواشی کی نشر و اشاعت کی ہے جن میں امالی مفید، صدوق، و طوسی کے تراجم ہیں اور شافی ترجمہ اصوفی کافی مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور نے شائع کیا ہے۔

علامہ نے اپنی تالیف خدمات وتدریسی مصروفیات کے ساتھ ادبی علوم میں بھی خاطر خواہ کام کیاہے اور مغنی کی شرح اردو پیش کی۔

مفردات قرآن کریم

بعض محققین نے قرآن کریم کے ۸۴ہزار الفاظ کے اصلی مصادر کو جمع کر کے سترہ سو کی تعداد میں انہیں ترتیب دیا اور ان میں بارہ سو کی اردو داں طبقہ کیلئے تفہیم آسان اور پانچ کے جدید عربی الفاظ ہونے کی نشاندہی کی اور اس کو نصابی طور پر مدارس میں تدریس کی اور اسے باقاعدہ تجربہ سے گزارا،اس کی بنیاد ادارہ تنزیل کی تین جلدی ضخیم کتاب تھی جوانہوں نے مختصر عرصہ میں ترجمہ قرآن میں مہارت دینے کیلئے آمادہ کیا تھا لیکن وہ اس مختصر عرصہ میں مکمل نہیں ہوسکتی تھی لیکن بہرحال اس حوالے سے انکو سبقت حاصل تھی اور ان کا کام اس حوالے سے نہایت ادبی اور بلند پایہ ہے۔

یاد رہے مفردات قران کریم علامہ راغب اصفہانی کا اردو ترجمہ بعض اہل سنت علماء نے کیااور برصغیر میں اسے کافی تعداد میں نشرعام کیا گیاہے اس مترجم نے مقدمہ علمی میں علامہ راغب کے شیعہ ہونے کا عنوان قائم کیا،اس حوالے سے یہ امتیاز بھی شیعہ علماء واہل ادب کو جاتاہے کہ انہوں نے نہایت علمی اور اساسی کاموں پر توجہ دی۔

ترجمہ قاموس قرآن

علامہ علی اکبر قرشی نے قرآن کریم کے الفاظ کی بہترین تشریح اور معانی بیان کئے تھےاس علمی اور ادبی کتاب کاترجمہ محقق سعید موسوی نے کراچی سے شائع کیا جو اپنے باب میں نہایت ادبی خدمات میں شامل ہے۔

ادبی تحقیقات اور علمی مقالات

تحقیق و تطبیق قواعد صرفی مستدرک الصحیحین ج اول

محقق گرانقدر جناب مہر فرحت عباس آف خوشاب نے اس موضوع میں ایم فل کی تحقیق پیش کی اور اس موضوع کو بہترین انداز میں مکمل کیا ہے ۔یہ کتاب اپنے موضوع میں نہایت مفید اور علمی خدمت ہے۔

نقد ابن ہشام بر آراء ادبی زمخشری

محققین گروہ علمی میراث علمی مکتب اہل بیت ع نے قم میں اس موضوع پر علمی تحقیق پیش کی اور اسے بہترین انداز میں مکمل کیا اور اس پر محققین فن کی طرف سے تحسین اور قدردانی کی گئی ۔یہ جامع اور علمی تحقیق فارسی زبان میں تحریر ہوئی اس کے مقدمات علمی میں ابن ہشام و مغنی اور زمخشری کی علمی ادبی خدمت پہ تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور اصلی ابحاث میں ادبی آراء اور اختلاف نظر کو ادلہ کے ساتھ لکھا اور ان کا نقد پیش کیا گیا ہے۔

تحقیق ادبی علامہ ساجد سبحانی

علامہ محقق ساجد سبحانی جامعۃ المنتظر لاہور کے فارغ التحصیل ہیں اور انہوں نے اپنی اعلی دینی تعلیم قم سے حاصل کی اور اسلام آباد میں تدریس کی خدمات انجام دیں انہوں نے جامعۃ المنتظر لاہور سے ۱۹۸۵ میں مبادی الاصول ڈاکٹر عبدالہادی فضلی کا ترجمہ نشر عام کیا تھا جس پر اس وقت کے جید علماء و محققین کی تقریظ موجود تھی۔اس علمی کام سے ان کی علمی مہارتیں واضح ہوتی ہیں انہوں نے اسلام آباد میں ادبیات میں پی ایچ

ڈی مکمل کی اور علمی ترین موضوع میں ادبی تحقیق پیش کی اور ان کی شہرت علمی بھی اس موضوع میں اس بات کی گواہ ہے۔

علوم ادبی میں تشیع کا امتیاز

تنبیہ المریب شرح مغنی الادیب کے مقدمہ علمی میں اس موضوع پر تفصیل سے بحث کی گئی اور ادبی علوم میں خاص کر علم نحو میں امام علی کا تقدم اور ان کے شاگرد ابو الاسود دوئلی کی خدمات کا ذکر ہوا اور اس کے بعد شیعہ علماء نحو کی تاریخ وار ذکر کیا گیا ہے۔

فیض اور جواہری کی شاعری کا تقابلی جائزہ

محقق گرانقدر سید وقار شاہ صاحب نجفی نے اس موضوع پر تحقیقی مقالہ پی ایچ ڈی کیلئے تحریر کیا۔ محقق مذکور علامہ سید حشمت علی کے علمی خاندان کے چشم و چراغ اور ان کی علمی اور تحقیقی روایتوں کے وارثین میں ممتاز حیثیت کے حامل ہیں اور اعلی دینی اور دنیاوی تعلیم اور مہارتوں کے حامل ہیں انہیں بیک وقت کئی علوم و فنون میں ملکہ حاصل ہے اور علم کلام و فلسفہ ،اصول و فقہ وغیرہ کے علاوہ ادبیات میں بھی اپنی اس تحریر کے ساتھ بہترین طریقے سے عہدہ برآ ہوئے ہیں۔

ادبی مقالہ غلام محمد شریفی

محقق گرانقدر جناب غلام محمد شریفی صاحب کا اعلی تعلیم ڈگری کیلئے تحقیقی مقالہ ادبیات میں پیش ہوا اور محقق نے بہترین انداز میں اس کو مکمل کیا اور اپنی مہارتوں کو آزمایا ہے، خداوند متعال ایسے محققین کو مزید توفیقات اور علمی خدمات سے نوازے۔

ادبی مقالہ دراسہ اشعار رثاء

محقق محترم یاسر شاہ صاحب نے مرثیہ اور رثائی اشعار کی تحقیق میں ادبی تحقیقی مقالہ تحریر کیا اور اس موضوع کو عمدہ طریقہ سے کامل کیا ہے۔

تحقیقات ادبی محققین برصغیر جامعۃ المصطفیٰ ص

جامعۃ المصطفیٰ العالمیہ ص حوزہ علمیہ قم میں بین الاقوامی تحقیقی تعلیمی ادارہ ہے جس میں سینکڑوں ملکوں کے محققین تحقیق و تعلیم میں مصروف ہیں۔ان میں برصغیر کے بہت

سے محققین نے ادبیات میں اعلی ادبی مہارتیں حاصل کی ہیں اور اس موضوع میں بہت سی تحقیقات تالیف کی ہیں ان کی جامع فہرست مرتب ہو جائے تو بر صغیر کے محققین کا ادبی امتیاز سمجھ میں آ سکتا ہے لیکن اس اقدام کیلئے ادارہ اور محققین کی مشترکہ صوابدید کی ضرورت ہے تاکہ یہ جامع فہرست مرتب ہونے کے مراحل طے ہوں۔

ترجمہ مجازات نبویہ سید رضی

علامہ سید محمد بن حسین رضی بغدادی نے جیسے نہج البلاغہ تحریر کی اور امام علی کے ادبی اور فصیح و بلیغ کلام کو جمع کر کے عالم اسلام کی بہترین خدمت کی اور اس کے سینکڑوں ادبی تراجم و حواشی و شروحات اردو میں پیش کئے گئے ہیں اس طرح انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے کلمات سے فصیح و بلیغ کلمات کو جمع کیا اور ان کے ادبی پہلوؤں کی وضاحت کی تھی لیکن اس علمی ادبی کتاب کا ترجمہ کافی عرصہ پیش نہیں ہوا۔ میراث علمی مکتب اہل بیت ع کے محققین نے اس علمی ادبی سرمایہ کو اردو میں پیش کیا۔

بر صغیر میں شیعہ ادباء کے شعری منظوموں کی خدمات

بر صغیر پاک و ہند میں شیعہ شعراء نے بہت وسیع علمی ادبی سرمایہ اپنے نام کیا ہے اور ان میں بہت سے شعراء کو بلند و بالا ادبی مقام نصیب ہوا ہے یہاں بعض شیعہ ادباء کا تذکرہ کیا جاتا ہے تاکہ اس حوالے یہ تحقیق خالی نہ رہے۔

ترجمہ دیوان ابو طالب

حضرت ابو طالب نبی اکرم ﷺ کے چچا اور آپ کی پرورش کرنے والی ذات والا صفات کا نام ہے ان کے ادبی اشعار کو ان کے دیوان کے عنوان سے شائع کیا گیا اور اس کا اردو ترجمہ بھی شائع ہوا۔

اگرچہ امام علی ع کے مخالفین کی بعض احادیث میں ان کی مذمت وارد ہوئی لیکن انصاف پسند مسلمان محققین نے ان کی متواتر اسلامی خدمات اور تاریخی حقائق و دیوان کے پیش نظر ان کا دفاع کیا اور اس عنوان سے جامع تحقیقات اور کتب و رسائل شائع کئے ہیں [۵]۔ بر صغیر میں یہ موضوع بہت سے تحقیقات کا موجب بنا اور اس میں نہایت جامع تحقیق ڈاکٹر سید صداقت نے علمی طور پر کئی جلدوں میں تحریر کی اور حضرت ابو طالب کی اسلامی خدمات کو قرآن و سنت متواترہ اور تاریخی حقائق کی روشنی میں پیش کیا ہے۔

ترجمہ دیوان امام علی ع

حضرت امیر المومنین امام علی بن ابی طالب علیہ السلام نثر و نظم میں بلند پایہ ادبی مہارتوں میں معروف ہیں ان کی نہج البلاغہ اور دیگر کتب میں ادبی نثر معروف ہے اس

---

[۵] ۔علامہ ذیشان حیدر جوادی وغیرہ علماء کی تحقیقات و تراجم معروف ہیں۔

کے ساتھ ان کے نام منسوب دیوان میں ان کے اشعار کو جمع کیا گیا جس کا اردو ترجمہ کیا گیا اور اسے شیعہ ادبی میراث کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

دیوان اشعار اہل بیت ع

اہل بیت ع نے مختلف مناسبتوں سے جو اشعار انشاء فرمائے ان کو جامع دیوان کی صورت میں جمع کر کے نشر کیا گیا ہے۔ان اشعار کو مختلف ادبی کتب و رسائل سے جمع کیا گیا۔اس کا ترجمہ اردو میں بعض محققین نے تحریر کیا ہے جو اپنے موضوع میں نہایت قابل قدر خدمت ہے۔

دیوان حماسہ [۶]

عربی ادب کا مشہور و معروف دیوان حماسہ بھی شیعہ ادیب کی تحریر ہے جس انہوں نے اپنی علمی اور ادبی مہارتوں سے عربی ادب کے شاہکار کے طور پر پیش کیا اور وہ مقبول عام ادب دیوانوں میں شمار ہوا اور اس کا ترجمہ و حواشی بھی اردو میں معروف ہیں۔

---

[۶] ۔الغدیر علامہ عبدالحسین امینی میں شعراء غدیر میں ان کا تفصیلی تعارف ہے اور دیوان حماسہ کے اردو تراجم و شروحات کے حوالے سے درس نظامی کے نصاب کے تعارف کی فہرست میں اس کی تفصیل ذکر ہے۔

بر صغیر میں ماہر ادیب شیعہ علماء مشاہیر کا تذکرہ

جیسا کہ بر صغیر میں نادر ادبی خدمات کے عنوان سے ذکر ہوا ہے کہ بر صغیر میں شیعہ علماء نے عجوبہ روز گار خدمات انجام دی ہیں لیکن ان سب کی تاریخ اور تدوین کا کام نہیں ہوا تو بہت کچھ مرور ایام کے ساتھ نسیان کا شکار ہو گیا ہے لیکن بہت سے شیعہ علماء کرام کی ادبی مہارتوں میں شہرت اس کا باعث ہے کہ ان کا نام کئی واسطوں تک یاد کیا جاتا ہے، سابقہ مستقل تحقیقات اور اردو تراجم و شروحات کے ضمن میں بہت سے ماہرین و شیعہ ادباء کا ذکر ہو چکا ہے یہاں ان بعض مشاہیر کا ذکر کیا جاتا ہے جن کا نام سابقہ فہرستوں میں شامل نہیں ہو سکا:

استاد العلماء علامہ محمد باقر چکڑالوی نجفی

پاکستان میں شیعہ مدارس علمی کی تاریخ میں جس ذات کو متقدم شمار کیا گیا اور استاد العلماء کا لقب انہیں کے نام ہوا انہیں علامہ محمد باقر نجفی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے سر زمین میانوالی کے علاقہ چکڑالہ سے تعلق تھا حوزہ علمیہ لکھنو سے فارغ التحصیل تھے اور نجف اشرف سے اعلی تعلیم یافتہ تھے بیک وقت کئی علوم و فنون اسلامی میں مہارت رکھتے تھے۔ جن محقق علماء نے ان سے استفادہ کیا اور ان کی یادداشتوں میں ان کا ذکر ہوا ہے انہوں نے خاص کر ان کی ادبی مہارتوں کا ذکر کیا ہے خاص کر وہ دفاع مذہب شیعہ کی ابحاث میں فعال شرکت فرماتے تھے اور مخالفین کے ساتھ ادبی خط و کتابت بھی فرماتے تھے۔ان کی عربی نظم (الحق مع حیدر کرار) میں ذکر ہے[۷]۔

---

[۷] ۔ یہ کتاب علامہ کھیالوی کی علمی ابحاث کا سرمایہ ہے اس کا مقدمہ علمی اور تحقیق و تخریج علامہ محقق آفتاب حسین جوادی نے تحریر کی ہیں۔

علامہ شیر علی شاہ نقوی

علامہ اٹک کے علمی سادات خاندان کے چشم و چراغ تھے اور علوم ادب میں مہارت تامہ رکھتے تھے جن افراد نے ان سے علمی استفادہ کیا یا ادبیات میں ان فنی شناخت رکھتے ہوئے ان سے علمی گفتگو کی وہ ان کی مہارتوں کے قدر دان نظر آتے ہیں جن میں خاص کر ان کے شاگردوں کی کثیر تعداد شامل ہے۔

علامہ مفتی جعفر حسین

علامہ مفتی پاکستان میں شیعہ قوم کے قائد اور بزرگ عالم اور ادیب شمار ہوتے ہیں انہوں نے اپنی علمی و ادبی خدمات میں سیرت امیر المومنین علیہ السلام کے علاوہ نہج البلاغہ اور صحیفہ کاملہ کا ادبی ترین ترجمہ اور حاشیہ پیش کیا اور ان معارف اہل بیت ع کی کتابوں کو برصغیر میں بہترین انداز میں نشر عام کیا ہے۔جب بھی ان علمی کتابوں کے تراجم اور حواشی علمیہ پر کام ہوتا ہے تو ان کے ادبی کاموں کو سر فہرست رکھا جاتا ہے اور ان کی سوانح حیات (سنہری حروف) میں ان کے عربی قصائد اور ادبی عبارتوں کے دیگر شواہد بھی ذکر ہوئے ہیں۔

حوزہ علمیہ لکھنو کے شیعہ ادباء

حوزہ علمیہ لکھنو شیعہ حوزات اور علمی مراکز میں ممتاز مقام رکھتا ہے۔جس طرح حرمین شریفین کے بعد کوفہ، بغداد، نجف، حلہ، قم، اصفہان اور لبنان کو علمی مرکزیت رہی اور وہاں علمی اور ادبی خدمات شیعہ علماء نے پیش کیں اسی طرح حوزہ علمیہ لکھنو شیعہ قوم کے بڑے علمی مراکز میں شمار ہوتا ہے اور اس میں جلیل القدر علماء وادباء نے علمی اور ادبی خدمات انجام دیں۔ان کی تالیفات و مکتوب میراث ان کے بلند ادبی مقام کا ثبوت ہیں۔

ان کے خطوط جو انہوں نے علماء و مجتہدین نجف و قم سے تحریر فرمائے اور ان کی عربی و فارسی کتب میں بلند مرتبہ ادبیات پائی جاتی ہے جن میں سید دلدار علی متوفی ۱۲۳۵اور ان کا خاندار اجتہاد اور ان کے بلاواسطہ اور بالواسطہ شاگردوں کی ادبیات کا تذکرہ ان کے

سوانح حیات کی کتابوں میں موجود ہے۔ان میں سے بہت سے علماء کے دیوان اور ادبی شاہکار بھی ذکر ہوئے ہیں جن کا تذکرہ مطلع انوار اور شیعہ علماء کے تذکروں میں تفصیل کے ساتھ کیا گیا ہے۔

نتیجہ بحث و تجاویز تحقیق

برصغیر کے شیعہ علماء کی ادبی خدمات کے متعلقہ سابقہ ابحاث اور ان کی خدمات کی فہرست بندی سے یہ اجمالی نتیجہ حاصل ہوتا ہے کہ مکتب اہل بیت ع کے پیروکاروں نے ان دیار میں بہت سی ادبی علمی خدمات انجام دی ہیں اور ان علوم میں اپنی تحقیقات کے جوہر دکھائے ہیں جو اسلام و قرآن کی مشترکہ میراث کا حصہ ہیں۔

اس حوالے سے مزید جستجو اور جامع تحقیقات کی ضرورت ہے بہتر ہوگا اگر دینی مدارس اور علماء و محققین اپنے اپنے مناطق اور علاقوں کے اہل و فضل کی علمی اور ادبی خدمات کی جامع تحقیقات پیش کریں جس میں ان کی خدمات کی قدر دانی ہوگی اور آئندہ محققین کیلئے علمی سرمایہ اور ادبی خزانہ جمع ہوگا۔

اس کیلئے جس قدر ممکن ہو یادداشتیں اور تحریریں جمع ہوں تو نہایت مفید اور علمی ادبی سرمایہ کے وسیع و عریض خدمات میں بہترین خدمات شمار ہونگی۔

منابع و مآخذ

۱. امامیہ دینی مدارس پاکستان، تحقیق: سید محمد ثقلین کاظمی، تدوین: سید ریاض حسین صفوی، ناشر وفاق المدارس الشیعہ پاکستان، جامعۃ المنتظر لاہور، ستمبر، ۲۰۰۴/رجب ۱۴۲۵ھ۔
۲. احسن الودیعۃ فی تراجم مشاہیر مجتہدی الشیعۃ، سید مہدی اصفہانی ۱۳۹۱، مطبعہ حیدریہ نجف ۱۹۶۸۔
۳. اعیان الشیعۃ سید محمد امین عاملی ۱۳۷۱، تحقیق سید حسن امین عاملی، دار التعارف بیروت۔
۴. اوراق الذہب سید محمد عباس موسوی ۱۳۰۶، تحقیق سید محمد طریحی، موسسہ بلاغ، بیروت ۱۴۲۸۔
۵. پاکستان میں شیعہ مدارس کا آغاز، حافظ سید محمد سبطین نقوی، طبع ضمن امامیہ دینی مدارس پاکستان، وفاق المدارس الشیعۃ پاکستان، ۲۰۰۴۔
۶. پاکستان میں علمی چہل پہل کا موجب خاندان؛ حافظ سید محمد سبطین نقوی، طبع ضمن امامیہ دینی مدارس پاکستان، وفاق المدارس الشیعۃ پاکستان، ۲۰۰۴۔
۷. تذکرہ بی بہا فی تاریخ العلماہ، سید محمد حسین ہندی، ۱۲۵۵، دائرہ معارف ہند ۱۴۳۳۔
۸. تشیع در شبہ قارہ ہند، ضابط، حمید رضا، مجلّہ پژوہش ہای اجتماعی اسلامی، شمارہ ۱۲، سال ۱۳۷۷

۹. تجزیہ جات مدارس پاکستان، تھیسز علمی جامعۃ المصطفیٰ العالمیہ، قم۔
۱۰. تذکرہ علماء امامیہ پاکستان، حسین عارف، ط اسلام آباد۔
۱۱. تذکرۃ العلماء و المحققین سید مہدی بن نجف علی عظیم آبادی تصحیح علی فاضلی، موسسہ تراث الشیعہ قم ۱۳۸۶۔
۱۲. تذکرہ علماء امامیہ برصغیر؛ تحقیق سید شہوار نقوی امروہوی۔ ۲۰۱۹۔
۱۳. تکملۃ نجوم السماء میر مہدی محمد علی کشمیری ۱۳۳۰، مکتبہ بصیرتی قم۔
۱۴. تذکرہ علماء امامیہ پاکستان، حسین عارف، کاوش ثقلین کاظمی۔
۱۵. تالیفات شیعہ برصغیر؛ تحقیق سید شہوار نقوی امروہوی، ط دلیل ما، قم۔
۱۶. تذکرہ مفسرین امامیہ برصغیر؛ تحقیق سید شہوار نقوی امروہوی۔
۱۷. تذکرہ علماء امامیہ امروہہ؛ تحقیق سید شہوار نقوی امروہوی۔
۱۸. جہان اسلام (جلد دوم بنگلادش، پاکستان، ترکیہ)، اسعدی، مرتضی، تہران، مرکز نشر دانشگاہی، ۱۳۶۹ش.
۱۹. الذریعۃ الی تصانیف الشیعہ، علامہ محسن بزرگ تہرانی ۱۳۸۹، دار الاضواء بیروت ۱۴۰۳۔
۲۰. سیرت فاطمہ زہراء؛ تحقیق سید شہوار نقوی امروہوی۔
۲۱. سلسلہ بزرگداشت علماء شیعہ پاکستان، جامعۃ المنتظر، قم۔
۲۲. شارحین نہج البلاغہ برصغیر؛ تحقیق سید شہوار نقوی امروہوی۔
۲۳. شیعہ در ہند، اطہر رضوی، سید عباس، ترجمہ مرکز مطالعات و تحقیقات اسلامی، قم، دفتر تبلیغات اسلامی حوزہ علمیہ قم، ۱۳۷۶ش.
۲۴. شیعیان پاکستان، عارفی، محمد اکرم، قم، شیعہ شناسی، ۱۳۸۵ش.

۲۵. شیعیان و چالش ہای پیش رو (وضعیت سیاسی، اقتصاد و فرہنگی شیعیان در پاکستان)، نقوی، علامہ سید ساجد علی، شیعہ شناسی، شمارہ ۱۰، تابستان ۱۳۸۴ش.

۲۶. علماء العرب فی شبہ القارۃ الہندیۃ، یونس ابراہیم سامرائی، عراق، وزارۃ الاوقاف۔

۲۷. علی شناسی برصغیر؛ تحقیق سید شہوار نقوی امروہوی۔

۲۸. فہرس التراث، محمد حسین جلالی، دلیل قم، ۱۴۲۲۔

۲۹. کشف الحجب والاستار، سید اعجاز حسین کنتوری، ۱۲۸۶، مکتبہ مرعشی نجفی، ۱۴۰۹۔

۳۰. مولفین غدیر برصغیر؛ تحقیق سید شہوار نقوی امروہوی۔

۳۱. لمعۃ الانوار، حسین بخش جاڑا، طبع ڈیرہ اسماعیل خان۔

۳۲. مدارس رپورٹس و فہرستیں۔

۳۳. مخزن العلوم و دیگر رسائل شیعہ پاکستان۔

۳۴. مطلع الانوار، مرتضی حسین، طبع اردو و فارسی۔

۳۵. محمد شاکر امروہوی؛ تحقیق سید شہوار نقوی امروہوی۔

۳۶. میراث مشترک ایران و ہند، تحقیق و نشر مکتبہ مرعشی نجفی قم۔

۳۷. مجلّہ میراث برصغیر، مرکز احیاء تراث برصغیر، ۱۴۳۳۔

۳۸. مرآۃ الاحوال احمد بن محمد علی اصفہانی، ۱۲۴۲، تحقیق موسسہ وحید بہبہانی، طبع انصاریان قم، ۱۳۷۲۔

۳۹. مرآۃ الشرق، شیخ محمد امین خوئی، ۱۱۴۲، تقدیم علی صدرائی، مکتبہ مرعشی نجفی، ۱۴۱۴۔

۴۰. مرآۃ الکتب، علی بن موسی، ۱۳۴۰، مکتبہ مرعشی نجفی قم، ۱۴۱۴۔

۴۱. مستدرکات اعیان الشیعۃ سید حسن امین عاملی ۱۳۹۹، دار التعارف بیروت، ۱۴۱۸۔

۴۲. معجم مولفی الشیعۃ تحقیق و طبع مجمع الفکر الاسلامی، ۱۴۲۰۔

۴۳. نقش چک ہا در ترویج تشیع در کشمیر، متو (گلزار)، غلام محمد، فصلنامہ سخن تاریخ، شمارہ ۷، زمستان ۱۳۸۸ش.
۴۴. نقش اولیاء در تبلیغ دین در پنجاب، گروہ تحقیق میراث علمی مکتب اہل بیت ع۔
۴۵. ورثۃ الانبیاء، سید احمد بن ابراہیم نقوی لکھنوی، ۱۳۶۶، تصحیح علی فاضلی، موسسہ تراث الشیعۃ، قم ۱۳۸۹۔
۴۶. یوسف حسین نجفی، حیات و کارنامے؛ تحقیق سید شہوار نقوی امروہوی۔
۴۷. واقع المدارس الدینیہ الاہلیہ فی باکستان، عبدالباقی، مصباح اللہ، رایض، مرکز الملک فیصل للبحوث والدراسات الاسلامیہ، ۱۴۲۸
۴۸. انٹریوز علماء و فضلاء برصغیر۔
۴۹. https://ur.wikipedia.org/wiki/